تنقید و تبصرہ

مضامینِ سلیم مولانا وحیدالدین سلیم ادیب بھی تھے، صحافی بھی، محقق بھی اور لسانیات کے ماہرِ خصوصی بھی۔ ان کا علمی رسالہ معارف اپنے معیار کے لحاظ سے سارے ہندوستان میں یگانہ تھا۔ ان کا اخبار "مسلم گزٹ" اپنی اصابت رائے کے اعتبار سے یکتا تھا۔ ان کی کتاب وضع اصطلاحاتِ علمیہ اپنے رنگ اور فن میں واحد چیز ہے۔ وہ سرسید کے تربیت یافتہ اور صحبت یافتہ تھے۔ گو اس کے اعتراف میں اپنے بعض دوسرے معاصرین کی طرح وہ بخل سے کام لیتے ہیں، لیکن ان کی تحریر کے ایک ایک حرف سے وہ تاثر نمایاں ہے جو انھوں نے سرسید کی مجلسِ فیض سے اٹھایا تھا۔

انجمن ترقی اردو پاکستان (کراچی) نے "مضامینِ سلیم" کے نام سے تین مجموعے شائع کیے ہیں۔ انتخاب اس سے بہتر بھی ممکن تھا۔ لیکن وسائل کی کمی کے باعث جو کچھ ہوا ہے وہ بھی ہر آئینہ بہترین ہے۔ ان مضامین کے مرتب مولانا اسماعیل پانی پتی ہیں جنھوں نے یہ کٹھن کام اتنی خوش اسلوبی سے انجام دے کر ہم وطنیت کا حق ادا کر دیا ہے۔

پہلے حصہ میں مرتب کے پیش نامے اور مولوی عبدالحق مرحوم کے تعارفی مقدمہ کے بعد اصل مضامین شروع ہوتے ہیں جو تعداد میں آٹھ ہیں، اور سب قابلِ مطالعہ ہیں۔ خاص طور پر "اردو شاعری کا مطالعہ" "انسان نے بولنا کیونکر شروع کیا؟"، "حامیانِ ہندی اور ان کا مطالبہ"۔

"حیاتِ جاوید پر جو ریویو ہے وہ کچھ جچا نہیں اور "مسلمانوں کا تمدن" بھی یوں ہی سا ہے۔

دوسرے حصے میں ۱۶ مضامین ہیں۔ یہ تقریباً سب کے سب معیاری اور بلند پایہ ہیں۔ خاص کر "ابن جبیر اور اس کی سیاحت"، "شمس العلما مولوی نذیر احمد مرحوم"، "طبیعیات اور اہلِ اسلام" اور "جنگِ طرابلس کی ایک دلچسپ کہانی"۔

تیسرے حصہ میں ۳۲ مضامین ہیں۔ پہلے حصہ کی طرح ان میں بعض اچھے ہیں بعض معمولی۔ بہت اچھے مضامین یہ ہیں "ذہنی ریاضت"، "عجائباتِ قدرت"۔ "ماں اور بچوں کی تربیت"۔